52724-والد نے وقف کی وصیت کی لیکن اولاد نے پوری نہیں کی

سوال

میرے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں، اور انہوں نے ورثاء کے لیے جائداد ترکہ میں چھوڑی ہے، اور ایک گھر کے متعلق وصیت کی ہے کہ یہ اللہ تعالی کے راستے میں وقف ہے، اور اس کا کرایہ فقراء اور ضرورتمندوں میں (بطور صدقہ جاریہ) تقسیم کیا جائے، لیکن ورثاء نے اس وصیت پر عمل نہیں کیا بلکہ اپنے حصے چھوٹے بھائی کو فروخت کر دیے ہیں.
میں بڑا بھائی ہوں اور اللہ تعالی کے ڈر سے میں نے اپنا حصہ فروخت نہیں کیا، لیکن میرا چھوٹا بھائی مجھے بہت مجبور کر رہا ہے کہ میں بھی اپنا حصہ فروخت کر دوں، تو کیا میرے لیے اس مشکل سے نکلنے کے لیے اپنا حصہ فروخت کرنا جائز ہے، اور اس کے بدلے میں والد صاحب کی طرف سے (بطور صدقہ جاریہ) کسی مسجد کی تعمیر کے لیے کسی خیراتی ادارے کو رقم دے دوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کتاب و سنت اور اجماع کے مطابق وصیت مشروع ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جت تم میں سے کوئی مرنے لگے اور وہ مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے، پرہیزگاروں پر یہ حق اور ثابت ہے}. البقرۃ (180).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلاشبہ اللہ تعالی نے تمہاری موت کے وقت تم پر تمہارے مال کا ایک تہائی حصہ صدقہ کیا ہے، جو تمہارے اعمال میں زیادتی کا باعث ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2709) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن کہا ہے.

اور وقف بھی صدقہ جاریہ کی اقسام میں شامل ہے جس کا انسان کی موت کے بعد بھی فائدہ ہوتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور فرمایا :

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے اعمال جاری رہتے ہیں : صدقہ جاریہ، یا نفع مند علم، یا نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631).

اور مال کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ میں وصیت کرنی جائز نہیں، کیونکہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے جب سارے مال کی وصیت کرنا چاہی تو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک تہائی اور ایک تہائی بہت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2742) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628)

لھذا اگر تو یہ گھر ترکہ کا ایک تہائی حصہ یا اس سے کم ہے تو یہ سارا گھر وقف ہے، اور اگر ایک تہائی سے زیادہ ہے تو اس میں سے ترکہ کے ایک تہائی کے برابر وقف ہو گا.

دوم :

وقف کی گئی چیز فروخت کرنی جائز نہیں، اور نہ ہی اسے ملکیت بنانا اور اس کا قبضہ کرنا جائز ہے، اور ورثہ کے لیے اسے ترکہ میں شامل کر کے وراثت کے ساتھ تقسیم کرنا جائز نہیں ہے.

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب انہوں نے اپنی خیبر کی زمین وقف کرنا چاہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی اصل فروخت نہیں کی جائے گی، اور نہ ہی ہبہ ہو گی، اور نہ ہی وراثت بنے گی. . . ." الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر (2764) صحیح مسلم حدیث نمبر (1633)

تو اس بنا پر آپ کے لیے گھر فروخت کرنے میں اپنے بھائی کی موافقت کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ گھر تو آپ لوگوں کی ملکیت ہی نہیں کہ اسے فروخت کیا جائے، اور پھر آپ تو اس وقت ان کے سامنے رکاوٹ ہیں، لھذا آپ اس سے پیچھے نہ ہٹیں، بلکہ انکار پر ڈٹے رہیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب فرما دے.

اور آپ کے بھائیوں اس سے قبل ہی اسے فروخت کرنا صحیح نہیں، آپ کو انہیں اللہ تعالی سے ڈرنے کی وصیت کریں، اور اس کی قیمت اپنے چھوٹے بھائی کو واپس کریں، اور اپنے والد کے کہنے کے مطابق اسے وقف بنائیں.

اور آپ انہیں اللہ تعالی کے عذاب کا خوف دلائیں، اور حرام مال کھانے کا انجام بھی بیان کریں، کیونکہ جو جسم بھی حرام پر پلتا ہے اس کے لیے آگ زیادہ اولی اور بہتر ہے.

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے، اور دین و دنیا کی بھلائی والے کام کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.